رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERD NO A 763



## ضعیفی دور کرنے کی تدابیر

مع ۲۴ تصاویر

[illegible]

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

## آپ بالکل غلطی پر ہیں

[illegible]

## شاعری جزو لیست از پیغمبری

[illegible]

قیمت ۸ علاوہ محصول

المشتہر - مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

## نوجوانو

[illegible]

قوت باہ عظمتی

[illegible]

ملنے کا پتہ: مینیجر عظمت بک ڈپو لکھنؤ

## شرطیہ علاج اور دوا مفت

[illegible]

ملنے کا پتہ: مینیجر عین الشفا میڈیکل ہال لکھنؤ

## عزیز خریدار اور میں

[illegible]

مرزا مرتضیٰ خاں تاجر تمباکو لکھنؤ

تار کا پتہ: سرتی لکھنؤ

## لکھنؤ کے نادر اشیاء

پرانی اصلی چینی کے برتن شال قلمی خوشخط قدیم کتابیں اور دیگر نادر اشیاء جن پر کبھی لکھنؤ کے امراء کو فخر و ناز تھا ہمارے ذریعہ سے نہایت صدق معاملہ مل سکتے ہیں سامان ارسال ... علاوہ لکھنؤ کی تمام مشہور چیزیں مثلاً تمباکو عطر ... مرکب - تمباکو خوردنی زردہ بیٹری ... تمام مشہور مصنفین کی کتابیں آرڈر آنے پر روانہ کی جاتی ہیں - فہرست مفت روانہ ہوگی

المشتہر

مینیجر جنرل ایجنسی وکٹوریا اسٹریٹ ولدار منزل لکھنؤ

جلد ۱۱ نمبر ۲۴

# مضامین غیر

پنجشنبہ ۲۴ جون ۱۹۳۶ء

## پنڈت ہندی ندیم کے متصوفانہ خیالات

جھگڑا نہ کرو مل کے چلو جلدی آؤ
ڈالو نہ کبھی دوسرے پر اپنا بار
کس جا پہ خدا نہیں بتاؤ تو ذرا
بیکار خدا کے گھر سے جھگڑا نہ اٹھاؤ

۲

مٹی میں خدا ہے اینٹ گارے میں خدا
سورج میں خدا ہے چاند تارے میں خدا
ہے مندر و مسجد و کلیسا و کنشت
دریا تالاب اور اندھارے میں خدا

۳

حاضر ناظر ہے جلوہ گر سب میں ہے
وہ روز میں ہے اگر تو وہ شب میں ہے
ہر لمحہ میں ہر جگہ میں ہر ذرہ میں
سب میں ہے رب ہمارا سب میں ہے

۴

آتا ہے نظر ہر ایک ذرے میں خدا
ہے کوہ میں دشت اور درخت میں خدا
نجار نے ایک دن کہا مجھ سے کہ ہے
مجھ میں تجھ میں بسولے آرے میں خدا

۵

لڑ لڑ کر کیوں عبث بگاڑو کے میل
ناسمجھی سے نہ کھیلو اس طرح کے کھیل
اے ہند کے رہنے والو ہندو مسلم
مندر و مسجد نہ چڑھے گی آہ اس طرح سے بیل

۶

ہیں خاک ہندمت یہیں ہوتا ہے خاک
ہم سب کو تو اس ہند کی ہونا ہے خاک
اڑنے پائے نہ گرد اس سے ہرگز
یکجہتی کے آب سے بھگونا ہے خاک

۷

افسوس یہ کیا کرتے ہو باتیں بوری
دنیا سن سن کے جس کو تم پر رو دی
ہیہات نفاق کے ہے اب ہاتھوں ہاتھ
اور دولت اتحاد ساری کھو دی

۸

عید قرباں ہے تا بہ امکان کرو
اپنی اپنی غرض کو قربان کرو
لڑ کر باہم نہ دو نہ لو جان عبث
جانداروں کو نہ آہ ہیجان کرو

۹

سن لو اے ہندو و مسلمان سن لو
تم سب ہی تو ہو صاحب ایماں سن لو
کب مذہب میں لکھا ہے مارو کاٹو
باز آؤ لڑائی سے مری جاں سن لو

۱۰

پچھتاؤ گے اگر نہ کہنا مانا
سوچو سمجھو۔ نہیں ہو کیا تم دانا؟
ہو صاحب ہوش ہوشیاری رکھو
شیطان کا ہرگز نہ سنو بہکانا

ندیم ہندی

---

## نظم و نثر نیوتا

### ادب اردو میں ایک حسین اضافہ

بعض چیزیں توصیف کی حد سے بالاتر ہوتی ہیں۔ یہ نظم و نثر بھی اسی پایہ کی ہے۔ ہمارے مہربان چودھری اشفاق حسین صاحب سکرٹری کواپریٹو بنک بھلول ضلع بارہ بنکی نے یہ خوان دعوت "پنچ" کی خدمت میں پیش کیا ہے امید ہے کہ یہ حلوا پرشاد پوری کچوری پلاؤ زردے سے مرکب چیز ضرور رغبت کی نگاہ سے دیکھی جائے گی۔
فقط

سری گنیش انیہ — سری واہ گرو کی فتح

سمر کر سب سے پہلے واہ گرو نام
جو حاجت ہے وہ اب ہوتی ہے اتمام
برادر زادہ جو نور نظر ہے
مرے باغ تمنا کا شجر ہے
شیام آگے بہاری لال ہے نام
اسی کی شادی کا اب ہے سرانجام
مہینہ جون تاریخ سولھویں کو
کہ ہوگا تیل ہو جا اس گھڑی کو
جون کی سترہ کو ہیں بیجا
کہ موقع مجمع کا اس یوم ہوگا
اٹھارہ جون ہے شادی مقرر
جمیع اصحاب احباب اور برادر
مع خیل و خدم تشریف لاؤ
بہار جلوہ درشن دکھاؤ
ملے مجھ کو رسوخ ارجمندی
ہم ہو خاک پائے سربلندی
وہ منشی سیتلا پرشاد مشہور
مکاں پاٹن میں ہے پھیلا ہوا نور
اودھ میں ہے ضلع اناؤ نامی
سمجھیے آپ سب صاحب گرامی
جائے گی اب بارات انکے مکاں پر
شریک آپ ہو جیے تشریف لا کر
روانہ ہوگی اک دن قبل بارات
بیالیس میل اے صاحب نکو ذات
یہ طرز مختصر مضمون خط ہے
تامل آمد آمد کا فقط ہے
سیتلا بخش کی یہ التجا ہے
بس اس میں صاحب عذر کیا ہے

خاکساران

سیتلا بخش ہرگیا بخش برادر حقیقی خود از مقام و ڈاکخانہ قصبہ بھلول ضلع بارہ بنکی۔

نیوتا شریک رہے کہ بارات براہ راست خشکی راستہ سے جائے گی۔ ریل کا پتہ اسٹیشن اناؤ سے ۴ بجے دن کو لکھنؤ ریل جاتی ہے اور اسٹیشن سے پاٹن ملا ہوا ہے۔

# الخفاشیات

شرع پاس ہوا اور کوئی آل نہیں
کھلا یہ مسئلہ آخر خلا محال نہیں
سمجھ کے حور حسینوں کو شیخ کیوں گھورے
ہزار شکر کہ دیدہ مرا ...... نہیں
جو کہنہ مشق ہیں پیری پسند کرتے ہیں
یہ چیز وہ ہے جسے عمر بھر زوال نہیں
نہ ڈریئے آپ یہاں ہے نہیں کلوروفارم
ہے خوابگاہ مری کوئی اسپتال نہیں
بغیر پوچھے گھسے دل پہ کرتے ہو قبضہ
تمہارے باپ کا گھر اے بتو یہاں نہیں
یہ کہہ کے جلدی وہیں گھس گئے جو تھے مسٹر
گزارا کچھ آپ کے گھر میں ہمارا مال نہیں
اٹھاؤں بار محبت کی کس طرح گھڑی
کہ گو میں نہیں رستم نہیں مرا زال نہیں
تو سرد مہری جاناں سے کیسے میری نجات
کہ میرے پاس تو اک بوجھ بھی پیال نہیں
جو پوچھا صبح کو کیوں رات کیا کیا تم نے
یہ کہہ کے چل دیا میں کچھ مجھے خیال نہیں
نکل گئے وہ یہی کہہ کے خانۂ دل سے
میں کس طرح سے رہوں میرا کوئی حال نہیں
بتان شہد ہوئے تحفۂ حسن سے مزدل
کہیں بھی جائیں یہ آزاد ہیں کیا ملال نہیں
ملی ہے جو ٹمٹما ہے کون جلدی ہے
طلب ہوا کی یہ چیز کوئی کال نہیں
جو آپ چپکے ہیں وہ ہوتے لقشی عہد نو
سمجھ کے بیٹھے صاحب شب وصال نہیں
نہ بھیجئے کیسے بھلا بیٹھی زنانہ ساہ بس
چمن میں سبزۂ دیوار پائمال نہیں
ہے نہ خب کو وہ مرد تو کیوں کروں فخر
کہ فرض صوم بجز رویت ہلال نہیں
نگاہ دختر رز پر ہے تیری کیوں زاہد
یہ چیز وہ ہے جو دو بول سے حلال نہیں
یہ سیر اسکی ہے شمشیر سیفی دریر
عدو کے سر کو جدا کیا تو اک بال نہیں

یہ صیام میں خفاش کا وہ مہماں ہو
نہیں نہیں مرے معبود ذوالجلال نہیں

راقم

خفاش کرمانی وکیل - دیوے شریف

## اپنی اپنی سمجھ

لڑکے نے اسکول پہنچ کر اپنے استاد کو یہ خط دیا




مسلمان :- ہمیں آپ کا اعتبار تھا - مشاہد و مساجد پر غیر مسلم کا قبضہ
جان بل :- ہاں واقعی اعتبار کے قابل تو بچا مسلمان ابن سعود ہے"

ماں کا خط تھا اور مضمون یہ تھا :-
تسلیم - میرا لڑکا بہت ہی نازک ہے اور ڈرتا بھی بہت ہے اگر وہ کچھ شرارت کرے واکثر وہ شرارت بھی کرتا ہے، تو براہ مہربانی جو لڑکا اُسکے پہلو میں بیٹھا ہو اُس کی گوشمالی کیجیے - اُمید ہے کہ ساتھی کی سزا کافی ہو اور میرا لڑکا پھر شرارت نہ کرے۔

---

رات بہت سرد تھی - پادری صاحب کھانا کھانے کے بعد جان صاحب سے باتیں کر رہے تھے مسٹر اور مس جان اُٹھ آئیں تھیں - مسز جان کو یہ خیال ہوا کہ بستر بہت ٹھنڈا ہے اور اس وقت کوئی ذریعہ بھی نہیں ہے جس سے بستر گرم کر دیا جائے انھوں نے اپنی نوجوان لڑکی سے کہا کہ تو چلی جا اور پادری صاحب کے بستر پر لیٹ جب انکے آنے کی آہٹ پانا تب چلی آنا - چنانچہ وہ گئی اور لیٹ رہی مگر مسٹر جان اور پادری صاحب کچھ زیادہ رات تک باتیں کرتے رہے - تھوڑی دیر بعد مس جان بےخبر سو گئی - اور جب پادری صاحب نے وہاں کر اپنے بستر کو دیکھا تو کہا کہ کھانا عمدہ تھا شراب لاجواب تھی - مگر یہ مہمان نوازی کی حد ہے !؟

---

استاد نے لڑکے سے پوچھا کہ دنیا میں سب سے زیادہ امیر آدمی کون ہے - لڑکے نے فوراً جواب دیا مسٹر ہیری لاڈر: استاد کو یہ سن کر تعجب ہوا مگر قبل اسکے کہ کوئی سوال پوچھا جائے لڑکا بولا اسکی یہ وجہ ہے کہ راک فیلر وغیرہ روپیہ خرچ بھی کرتے ہیں مگر مسٹر ہیری لاڈر صرف پیدا کرتے ہیں۔

---

اسی قصہ کے مماثل واقعہ ہے کہ ایک کنجوس صاحب گنگا نہانے گئے۔ پنڈوں سے بچنے کے واسطے ایک ویران جگہ نہانے لگے - مگر شامت اعمال جب نہا کر نکلے تو ایک برہمن نظر آیا اور دان کا طالب ہو کر خیرات کا خواستگار ہوا - بنیے نے کہا کہ مہاراج چندن بھی تو لوا کر پھر پیسا مانگنا - برہمن دیوتا بولے صاحب چندن نہیں ہے مگر لیجیے گنگا جی کی مٹی لگا لیجیے - اشلوک ہے :-
"گنگا جی کی ریتی کا میا گیر سمان"

بنیے نے ایک چھوٹی سی مینڈکی پکڑی اور کہا
مرزا جی یہ بھی اشلوک ہے:۔
"گنگا جی کی مینڈکی کپلادمیں سمان"

"بچپن"

---

## گٹ پٹ میس کا نتیجہ

تعجب ہے کہ جب سے ہندوستان جنت نشان ہندوستان یورپ نشان ہوگیا ہے۔ انگریزیت کے عشق صادق نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ مسٹر زاغ عزت کوا اسکو بیا پنا اسم گرامی انگریزی میں بتاتے ہیں یعنے کاک۔ کاک۔ کاک۔

کیا مصیبت ہے۔ صرف اس بنا پر کہ بابو ہندو جنٹلمین کو کہتے ہیں جنٹلمین کی برکت کے ادنے پر پہنچ نکلنے کے لیے صدہا مسلمان اپنی قوم میں فقط بابو کا تمغا لیلے باندھے پھرتے ہیں کہ اس میں جنٹلمین کی بوے خوشگوار آتی ہے عام اس سے کہ لوگ انہیں ہندو سمجھیں۔ اس محبت سوز بدعت کو سوامی جی کی زبان میں لقب کی شدھی کہنا بیجا نہوگا۔

**آپ کام سولہا کام۔** خود اختیاری تخصیص و امتیاز کی جاتی دنیا دیکھ کر اب شہرت پسندی اسکی محتاج نہیں ہے کہ دوسری مسلمہ شخصیتوں کی نوازش عزت افزا کا سہارا ڈھونڈھے اس لیے جو شخص حکیم ہے وہ خود حکیم حاذق۔ زبدۃ الاطبا۔ عمدۃ الحکما۔ حکمت الدولہ وغیرہ خطابات کی خانہ ساز کلغیوں کو طرۂ امتیاز بنا لیتا ہے جو شاعر ہے وہ بلاغت خیرت آسمان الشعرا۔ ناخدائے شاعری۔ جہاز سخن بحر الکلام۔ طوفان الاساتذہ اور دیگر خانہ زاد خطاب اپنی ذم سے باندھ لیتا ہے ہر ادیب سحبان قلم اور ہر خوشنویس بدخشاں رقم نظر آتا ہے۔ جو کچھ نہیں ہے وہ دس بیس کتابیں آٹھ دس اخبار دو چار رسالے ادہر ادہر سے مانگ کر جمع کر لیتا ہے اور دو طرفے سے سکریٹری آف فلاں لائبریری بن جاتا ہے یا دو چار مسلمانوں کے نام ایک فرضی رجسٹر میں درج کر کے کسی فرضی انجمن یا سوسائٹی کی پریزیڈنٹی کا عہدہ بڑھاپے کی شادی کے سہرے کی طرح سر پر رکھ کر اتراتا ہے جسکو اپنے والد ماجد کی تجویز حقیر اور قوت انتخاب کمزور نظر آتی ہے وہ انکے تجویز کردہ نام کو اپنے اجتہادی اضافے سے شاندار بنا لیتا ہے مثلاً حسو کا حسنو بنا یا۔ حسنو کا حسیب حسیب کا حسیب الدین حسیب الدین کا حسیب الدین احمد یا حسیب الدین حیدر بنا لیا اسپر بھی اگر نام کا سر ہلکا معلوم ہوا تو ابو الفلاں۔ مسٹر۔ بابو وغیرہ القاب کا پھندنا نام کی کھوپڑی پر نصب کر لیا اور پانوں ہلکے معلوم ہوے تو افرادی۔ اتحادی۔ ناگہانی۔ اتفاقی۔ ہمرکابی۔ انصرامی۔ انصاری۔ برقستانی۔ تنبستانی۔ بدخشانی۔ کرمانی۔ قزوینی وغیرہ میں سے کوئی لاوارث کینت یا مقامی مگر اختیاری شخصیت ٹانگوں میں الجھالی اور اگر اس اجتہاد پر کوئی کچھ کہے تو وہی مثل ہو کہ ایک جاہل نے ابتدا میں اپنے صاحبزادے کا نام گپتی رکھا اسکے بعد جب انہیں مدرسے کی شاخ میں اسکا نام لکھانے کو گئے اور ماسٹر کو یہ نام بتایا۔ ماسٹر نے اس نام کو رجسٹر کی شان کے خلاف دیکھ کر درخواست کی کہ اس لڑکے کا نام کیا ہے تو بڑے غور کے بعد گپتی احمد بتایا ماسٹر نے پوچھا گپتی احمد کیا؟ تو جھنجھک کر بولے سبھی احمد کیا رپی احمد کیا ایسا ہی گپتی احمد بھی ایک نام ہے۔ اب ماسٹر کی سمجھ میں آیا کہ بلند اقبال شفیع احمد اور رفیع احمد کا جواب ہیں۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ آمدم بر سر مطلب اور جو لوگ حسن اجتہاد سے کچھ انگریزی بھی جان گئے تو عربی فارسی الفاظ میں انگریزی کے عمل جراحی سے ناموں کی یہ ہیئت کر دی۔ ایل۔ کیو احمد۔ او جی خاں۔ سی ٹی حسین۔ ایس آر بیگ۔ بی پی بخش وغیرہ وغیرہ۔

خدا جانے وہ دن کب آئیگا کہ گورنمنٹ کرزن فیشن پر انگھرا کوٹ پتلون پر لو سو ہیٹ پر آٹھ سو۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے پر سات سو۔

---

## نوٹس بنام مدعا علیہ نابالغ اور ولی کے

(آرڈر ۳۲ - قاعدہ ۳)

بعدالت منصفی مقام و ضلع مرزاپور

مقدمہ نمبر ۳۳۶ بابتہ ۱۹۲۶ء

مہابیر پرشاد ساکن موضع پورہ ٹھاکر رام سہائے و پرورہ پرگنہ کنت ضلع مرزاپور — مدعی

بنام

پیارے لال نابالغ ولد سرجو پرشاد کھتری متوفی بولایت مساۃ گنڈی بی بی ساکن محلہ بوندیل کھنڈی شہر مرزاپور — مدعا علیہ

بنام پیارے لال مدعا علیہ نابالغ و مساۃ گنڈی بی بی ولی قدرتی مدعا علیہ نابالغ مذکور — ساکنان محلہ بوندیل کھنڈی شہر مرزاپور

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ مدعا علیہ نابالغ کا ایک ولی دوران مقدمہ مقرر کیا جائے۔ لہذا تم نابالغ کو اور تم ولی کو اسکی رو سے اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر تعمیل اطلاعنامہ ہذا سے ۲۷ جولائی ۱۹۲۶ء یوم کے اندر ایک درخواست اس عدالت میں نسبت اپنے یا کسی دوست مدعا علیہ نابالغ کے ولی دوران مقدمہ مقرر کیے جانے کی نسبت نہ گذرانوگے تو عدالت تم کو یا کسی اور شخص کو نابالغ مذکور کا ولی مقرر کر دے گی۔

آج بتاریخ ۱۰ ماہ جون ۱۹۲۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت

---

(نمونہ قابل فروخت)

## سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۳۶ سنہ ۱۹۲۶ء

بعدالت منصفی ضلع مرزاپور

مہابیر پرشاد ولد جیلداری لال ساکن موضع پورہ ٹھاکر رام سہائے و پرورہ پرگنہ کنت ضلع مرزاپور — مدعی

بنام

پیارے لال نابالغ ولد سرجو پرشاد کھتری متوفی بولایت مساۃ گنڈی بی بی مادر خود ساکن محلہ بوندیل کھنڈی شہر مرزاپور — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت مبلغ ... کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۷ ماہ جولائی ۱۹۲۶ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے بخوبی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوے کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے حاضر ہونے کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات پر جن پر تم بحث جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو۔ تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع و فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۰ ماہ جون ۱۹۲۶ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت

پانی کی جگہ کاغذ استعمال کرنے پر چھ سو سودیشی سکیم کی بخشش وزیروں پر پانچ سو۔ کالی کلر کے ساتھ کھانا کھانے پر چار سو۔ نائی گھر میں لیجاتے پر تین سو۔ تھیٹر دکھانے پر دو سو کالے کلوٹے ہندوستانی میاں کو ڈیر کھنے پر سو روپیہ اور بو۔ کالر نکٹائی برجس وغیرہ استعمال کرنے پر پچاس پچاس روپیہ پنشن ٹیکس مقرر کرے گی ایسا ہو جائے تو اسکے بعد انگلش لٹریچر میں آنکھیں بند کرکے شریک ہونے پر پچیس روپیہ بخشش اور انگلش لیڈی کے ساتھ مذہب بیچ کر شادی کرنے پر پندرہ روپیہ ماہوار وظیفے کی بھی امید کی جائے۔

**عقلمندوں کی بلا دور۔** گورنمنٹ نے ہندو مسلم اتحاد اسے تو بہ نزاعات کے جھگڑے کو صلح کی خندق میں ڈھکیلنے کے لیے یہ تدبیر خوب تصنیف کی ہے کہ اگر یہ دونوں گھر کی فوج کو ڈھانے والے ہاتھی اپنی خانہ جنگیوں سے باز نہ آئے تو گورنمنٹ کے لیے پولیس فوج کا اضافہ لازمی ہوگا اس بار کا خدا ہندوستانیوں پر کسا جائیگا جس سے انکی ضروریات کے بجٹ کا رقبہ انتظامی زوال میں آجائے گا یعنے جو رقم تعلیم وغیرہ مفید کاموں پر صرف ہوتی وہ انکی سرکوبی میں صرف کی جائے گی۔ بات ٹھکانے کی ہے۔ اور تدبیر ہمہ وجوہ مکمل۔ اول تو یوں کہ جسکی جوتی اسی کا سر۔ دوسرے ہندوستان مفلس ہے اور روپیہ کی مار مفلس کا مزاج درست کردیتی ہے۔ تیسرے یہ کہ ہندوستانیوں کے ضعف اقبال اور انحطاط تمول نے انکے روپیہ کی قوت اور اثر کو بھی کمزور کردیا ہے اسوجہ سے اسکا استعمال زیادہ مفید اور کارگر نہیں ہوسکتا برخلاف اسکے با اقبال گورنمنٹ کے زبردست خزانے کا قیمتی روپیہ قابل اعتماد قوت کا حامل ہے اسکے استعمال سے نزاعات کے انسداد قطعی کا اندیشہ ہوسکتا ہے اور یہ بات اصول دور اندیشی کے خلاف ہے جسکی آنچ ڈوائڈ اینڈ رول کی شمع کاری تک پہونچتی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہندو مسلم اتحاد کے زمانے میں جو نسخے استعمال ہوئے ہیں انکے سلسلے میں اس رعایت کی شرط لازمی ہے کہ جسکے بعد تبرے کی ضرورت نہ ہے ورنہ ہندوستان کے بگڑے ہوئے معدے سے فساد کی قوت ہمیشہ کے لیے سلب نہیں ہوسکتی۔ پانچویں یہ کہ گائے اسلیے پالی جاتی ہے کہ اسکا دودھ کھایا جائے اسلیے کون پالتا ہے کہ اسے دودھ پلائے۔

**یک نہ شد دو شد۔** اب تک تو ہندوستان پر یہی مصیبت تھی کہ ادبار کا تصرف تھا اور اب اقبال بھی روٹھا ہوا معلوم ہوتا ہے کیونکہ ابھی تو مسلمان ہی تباہیوں کے ذمہ دار اور مصیبتوں کے سزاوار تھے۔ اب ترقی با اقبال اور شریک متمول بھی شامت کی زد میں آگئے ہیں جو نقصانات سے دوما اور ہنگامہ پسندی سے مغرور رہ کر سر جھکائے۔ انکی بجائے ترقی کی دھن میں ہمہ تن مصروف رہتے تھے یعنی ہندو بھی اسی فتنہ میں چور نظر آتے ہیں جو ترقی اور آزادی کی راہوں کو مسدود کردے اور نتیجہ یہ ہو کہ جو مغرور تھے وہ بھی مجبور ہو جائیں۔ یا نحوست کی چکی گیہوں کی طرح گھنوں کو بھی پیسکر آٹا بلکہ میدہ کردے۔

**اس میں شک نہیں۔** کہ اسوقت "مراجہ غم" کہنے کا فخر ہندوستان کی گورنمنٹ ہی کو حاصل ہے اور نہ اینگو نہ شادی نہ اینگو نہ غم اہل ہنود ہی کہہ سکتے ہیں۔ پھٹے ڈھول اور سے سوگ صرف مسلمانوں ہی کی فریاد ہوسکتی ہے لیکن یہ سمجھ لینا چاہیے کہ جس درخت کی جڑوں سے طوفان ٹکرا رہا ہے جس کی شاخیں جڑ کے مقابلے میں اپنے آپ کو مامون اور محفوظ سمجھ کر جھومتی ہیں اور جس کی چوٹی پر ملکہ گلہری یا بگلہ کو خوشی سے بیٹھے رہی ہیں اگر اسکی جڑ اکھڑ گئی تو نہ شاخیں جھومنے کے قابل رہیں گی اور نہ یہ کوٹی خانم بیٹھتی نظر آئینگی سب کے سب کیچڑ میں اندھے دکھائی دینگے اور حضرت سعدی علیہ الرحمہ کا یہ شعر چمک کر سامنے آئے گا۔

رعیت چو بیخ است سلطاں درخت
درخت اے پسر باشد از بیخ سخت

**گرگٹ سے جو مرے تو زہر کیوں دیں۔** جب اس مثل کا دور دورہ تھا اسوقت تک قرضداروں کو میٹھی باتوں کا خمیرہ ملیں کھلا کر قرضے کا مسہل پلایا جاتا تھا اور اس سے مقررہ میعاد تک سود کے دست آتے رہتے تھے۔ جب معدہ اس مسہل کا عادی ہوگیا اور قرضدار کمزور ہو کر بھی زندہ رہنے لگے تو مثل مذکور ترمیم کے دنگل میں یہ شکل اختیار کرتی معلوم ہوتی ہے گرگٹ سے نہ مریں تو زہر دے دو لیکن تجربہ بتاتا ہے کہ سانپ گرو کا بالکل مرے نہ مارا جائے۔

کھلے رستم از مالیہ

---

## اگلے جنم میں کون کیا ہوجائے گا

| | |
|---|---|
| کھڑے ہوکر پیشاب کرنیوالے ہندوستانی | بیگار میں چھڑکاؤ کرنے والے سقے |
| داڑھی مونچھ منڈانیوالے ہندوستانی | خواجہ سرا |
| بضرورت عینک لگانیوالے | اندھے حافظ |
| کوٹ پتلون پہننے والے ہندوستانی | عیسائی رنگروٹ |
| اپنے منہ میاں مٹھو بننے والے انسان | مینا کے بچے |
| دلالیاں دے کر حکام کو بہکانے والے | بیکانیر کے مالی |
| رشوت خوار حکام و اہلکار | لیکھے دار |
| رئیسوں کے خوشامدی | کھنڈسار کے چیونٹے |
| مغرور امیر | نادار افیمی |
| جلسوں میں تالیاں بجانیوالے | دیہاتی بھانڈ |
| بازاری پرپولہ کھاجانیوالے | سرکاری سانڈ |
| نالائق آنریری مجسٹریٹ | بیگار کے چھکڑے |
| جاہل منصفان دیہہ | باربرداری کے اونٹ |
| شہرت پسند لیڈر | چنگی کی لالٹینیں |
| چنگی کے نالائق ممبر | سرکس کے ٹٹو |
| خسیس دولتمند | مال گودام کے محافظ کتے |
| نالائق ایڈیٹر | چوراہوں کے لیٹر بکس |
| نالائق نامہ نگار | بغیر پہیوں کی گاڑی |
| اپنے استاد کو شاد نہ بنانیوالے شاعر | سوتیلے باپ کی اولاد |




"یہ آگ ان ہاتھوں سے دبنے والی نہیں۔ یہ دلوں کی آگ ہے"

عاشقوں کو جلانے والے معشوق
معشوقوں کو بدنام کرنے والے عاشق
نیم جنٹلمین
دوسروں کا کلام پڑھنے والے شاعر
لڑکوں پر بیجا سختی کرنے والے استاد
اخبار اور رسالوں کی قیمت ہضم کرنے والے خریدار
زن مرید شوہر

تنگ گلیوں میں بیٹھنے والے نانبائی
گرامو فون کے ریکارڈ
گھر کے نہ گھاٹ کے
بھاڑے کے ٹٹو
بیرم کہنے والوں کے بکے ہوئے گھوڑے
دائمی قبض کے مریض
تماشے کے بندر

ملخے رستم از بدایوں

---

# پنچ مل خدا - خدا مل پنچ

## گوں گیرے گرو کے بوالہوس چیلے

(ایک فرضی مگر قرین قیاس ڈراما)

تتمہ ۱۷ جون سنہ ۱۹۲۶ء

### تیسرا سین

"میز پر جرائد کا ڈھیر ہے مسٹر گوں گیرے گرو عینک لگائے خاص انداز سے نگاہوں سے یکے بعد دیگرے اٹھاتے دیکھتے اور رکھتے جاتے ہیں۔ کبھی باچھیں کان تک پہونچ جاتی ہیں کبھی ہونٹ سکڑ کے بجوا ہو جاتے ہیں۔"

ایک پرچہ: "ہندو مسلم کشیدگی روز بروز ترقی پر ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستانی قومیں ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہونے کے بعد پھر رجعت قہقری کر رہی ہیں۔ کانگریس جزو معطل ہے اسکے عمدہ ارکان آپس میں جھگڑ رہے ہیں کوئی جوابی تعاون کا سودا ہے کوئی مخالف۔ کوئی انڈیپنڈنٹ بنا پھرتا ہے کوئی لبرل ہے۔ غرضکہ اس ہرج مرج کا نتیجہ اچھا نہیں ہے مناسب ہے کہ لوگ جسقدر جلد ممکن ہو یکسوئی و یکجہتی سے کام لیں۔ سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ اسوقت کوئی صحیح نصب العین کسی پارٹی کا نہیں ہے۔ ہر گروہ کم و بیش اپنی ضد پر اڑا ہوا ہے اور اپنی قومی ضروریات میں حکومت وقت سے مدد لینے پر بھی رضامند نظر آتا ہے۔ فاعتبروا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔"

گرو - (زیر لب) مسٹر! ہا ہی - وہ حکومت ہی کیا ہے جو کل ہو آج نہ ہو۔ ساری دنیا جس کی محتاج ہو ہم تو ہر وقت بازو پھیلائے ہوئے پکارتے ہیں کہ
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

دوسرا پرچہ: "لکھنؤ میں نماز اور ناقوس کا جھگڑا چھڑ گیا امین آباد پارک کے میدان میں جگل دیال سنگھ کی فوج نمازیوں پر چڑھ دوڑی بیچارے غافل بیٹھے تھے کہ حملہ ہو گیا۔ تفصیل معلوم نہیں مگر اجمالاً ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہایت مجنونانہ فعل ہے۔ اے اہل اسلام اپنی نمازیں سنبھالو"

گرو - اُو! آئی سی۔ یہ معاملہ مذہبی اور شہری حقوق سے تعلق رکھتا ہے۔ مولوی نماز اور لالہ ناقوس روتے ہیں"

تیسرا پرچہ: "مسلمان غنڈوں کی چیرہ دستی! چنگیز خانی و تیموری عہد!! دلی اسوقت برٹش دار السلطنت ہے مگر درحقیقت مسلمان غنڈے اُسپر آج بھی اُسی طرح قابض ہیں جس طرح عہد عالمگیری میں تھے۔ گورنمنٹ غافل ہے۔ پولیس رشوت خوار اور مفسد ہے۔ ابھی ابھی ہمارے نامہ نگار خصوصی نے خبر کی بھوسی یوں اڑائی کہ بائیس کرور مسلمان جنہیں پہلے سے ایک معقول تعداد بیرونی غنڈوں کی بلائی گئی تھی پہاڑی دھیرج کے راستے قربانی کی گائے آراستہ کر کے لے چلے جس سے ہندوؤں کے جذبات کو سخت صدمہ پہونچا۔ صرف یہی نہیں بلکہ جب یہ جلوس ایسے مقام پر پہونچا جہاں ہندوؤں کی گنجان آبادی ہے تو اس نے اشتعال دلانے کے لیے مکانوں پر اینٹیں برسائیں جو کہ جلوس کے ہمراہ مخفی طور سے لائی گئی تھیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ بعض خواتین کی آبروریزی بھی کی گئی۔ گورنمنٹ کو اسکے انسداد کی طرف فوراً توجہ کرنی چاہیے ورنہ یہ آگ تمام ملک میں پھیل جائے گی۔ ہم ہندو خواتین کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ حفاظت خود اختیاری کے اصول پر عمل کریں۔ ہر ایک استری کمانڈ سے خنجر نیچے تلوار کٹار چاقو سے لیس ہو کر باہر نکلے۔ اور ہندوؤں سے التجا کرتے ہیں کہ ڈنڈا لیے بغیر باہر قدم نہ رکھیں مسلمان جوتی خور ہیں انکی چندیا جب تک پلپلی نہ کی جائے گی اسوقت تک سیدھی نہ ہونگے"

گرو - او۔ آل رائٹ۔ یہ حق حقوق کی بات ہے۔ اسے دیوانی میں طے کرنا چاہیے۔ ہمارا فرض جسقدر ہے کہ جو لڑے اُسے بھی پکڑو جو بیٹھے اُسے بھی دھر گھیر کرو۔ اب ہندو مسلمان دونوں کو معلوم ہو گیا کہ بغیر ہمارے ایک منٹ بھی چین سے نہیں رہ سکتے بجز ہمارے فریاد کو پہونچ سکتے ہیں
نہ چرخا۔ نہ کھدر۔ ہا ہا ہا۔ چرخا۔ یعنے خاموش مجاہد۔

چوتھا پرچہ "کلکتہ میں عظیم الشان جنگ بیاسی کروڑ مقتول بے حد و شمار مجروح - مفقود الخبر ایک ارب مجروح - ہندوؤں کے مذہبی جلوس پر خشت باری۔ باجا بجانے پر حیرت انگیز اشتعال - نادر شاہی مرقع۔

تازہ خبر ہے کہ بتاریخ فلاں وقت نماز پونے تین ہندوؤں کا ایک جلوس باجا بجاتا ہوا مسجد کے سامنے سے اپنی راہ چلا جاتا تھا دفعۃً مسجد سے اینٹیں برسنے لگیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ اینٹیں چند چھکڑوں پر بار تھیں جو دھرم شالے کی تعمیر کے لیے آتو بگان کی طرف جا رہے تھے مسلمانوں نے انھیں روک لیا۔ اور مسجد کے اندر سے راہگیروں کی کھوپڑیوں کی مضبوطی جانچنے لگے۔ تفصیل آیندہ معلوم ہو گی۔ لیکن ہم گورنمنٹ کو متنبہ کر دینا چاہتے ہیں کہ اسکی یہ غفلت رنگ لائے گی"

گرو - (زیر لب) لبیک لبیک"

پانچواں پرچہ "راولپنڈی میں سکھوں کی سینہ زوری" [illegible]

مرحومہ کے حال زار پر ہزار افسوس! ! بیگناہ مسلمانوں پر تشدد کی انتہا ہو گئی - ۱۶ آدمی اس فساد میں قتل ہوئے جن میں سے ۱۲ مسلمان ہیں - ہندوؤں اور سکھوں نے مل کے مسلمانوں پر اچانک حملہ کر دیا - اب حالت معد با اعتدال ہے - پولیس کا انتظام کامیاب رہا - مگر مسلمانوں کے گھر ویران ہو گئے "
گرو " (زیر لب) بے شک ہماری پولیس اور ہم دونوں قابل ستائش ہیں - مگر یہ اخبار ہی کمبخت بڑے فسادی ہیں ، انکی دم تھامنی چاہیے کمبخت اپنی قوم کی لڑائی بھڑائی کا ذکر بھی کرتے ہیں تو انگریزوں کو دو چار صلواتیں ضرور سنا دیتے ہیں - اچھا دیہ دخواہد شد -

(دروازے پر غل غپاڑا)

(۱) مر گئے - غارت ہو گئے -
(۲) چندیا گنجی ہو گئی - لٹیا ڈوب گئی -
(۳) بھیتن نکل گیا -
(۴) پوٹا پھٹ گیا - ناک ٹوٹ گئی -
(۵) جبڑا بیٹھ گیا - ٹانگ تیموری ہو گئی "

گرو " دل چپراسی یہ کیسا غل ہے "
چپراسی " حضور کچھ بھریادی (فریادی) آئے ہیں "
گرو " اچھا انہیں بٹھاؤ ہم ابھی چپ رہیں گے "

باقی آئندہ

## مولانا پنچ کی نوٹ بک

### فساد کی جڑ

اللہ دُنیا سے بچائے گا ہے کو مرا اُٹھے ہندوستان میں تو اس نے فساد پھیلا ہی رکھا تھا اب خاص حرم محترم (مکہ) میں بھی غُل بپا کروا دی - سُنتے ہیں کہ مصری مہند محمل شریف کے ہمراہ سرود سرائی کرتا جب معمول قدیم مقام منیٰ تک پہونچا تھا کہ نجدی جھلائے اور مصریوں کے رنگ میں بھنگ ڈالنے لگے - بھلا مصری کڑوی بات کیوں سُنتے اُنھوں نے باجے کے ساتھ آتشی تال دینی شروع کر دی پہلے تو نجدی نواب ولی عہد بہادر تھوڑی سی فوج لے کے دوڑے

مگر چوں پسر نتوانست تمام پدر تمام کرد - بیٹے خود ہز ہائنس ابن سعود سلطان آف نجد یا والی ریاست مکہ مکرمہ تشریف لےگئے اور یہ کہہ کے موقعہ پر سب کو سمجھا دیا کہ محمل شریف ایک شرعی اور متبرک چیز ہے اُسپر آنچ نہ آنے پائے -

سچ پوچھیے تو نجدی حق پر تھے ایسے کھیل تو عموماً شرع اسلام جائز نہیں رکھتی - بھلا حرم محترم میں یہ دھوم دھڑکا کس طرح جائز ہوگا لیکن مصلحت کی موقعہ کا اعتبار کیا - ملا دو پیازا بھی ایک قلیان کش رئیس کے دریافت کرنے پر جواب دیا تھا " قلیان کشی اگرچہ کار بیجا است اما بحضور رضا گفتہ نمارد "

باجا بجا ڈنکے کی چوٹ بجا - پچیس آدمیوں کو نشانۂ بندوق بنا کے بجا - مرجع اساجد کے پھاٹک پر بجا اور ہمیشہ بجانے کی سُنت قائم کرتا ہوا بجا - اب سکے بجا ہونے میں جو کوئی کلام کرے وہ بیجا اُسکی بات بیجا -

## شرعی کارروائی

نیشو کہ نزد ثانی حضرت ابن سعود ہیں واقعی شرعی آدمی - دیکھیے آپ نے حکومت کی طرف سے ایک سودی بینک کھولنے کی اجازت عطا کر دی ہے اس شجرۂ خبیثہ کی شاخیں مختلف ممالک میں لگائی جائیں گی اور بونے والے کے حق میں حسنات کے پھل ٹپکاتی رہیں گی - ہم نے پرا سپکٹس طلب کیا ہے - جواز کی صورتیں تو سید طفیل احمد صاحب علیگڈھی کی بدولت پہلے ہی سے معلوم ہیں صرف یہ دیکھنا ہے کہ کہیں خدانخواستہ بدعت چڑیل تو اس بینک کی جڑ میں نہیں ہے ؟ -

درختے کہ تلخ است وے را سرشت
گرش در نشانی بباغ بہشت

ایک تھو بھول گیا -

سرانجام گوہر بکار آورد
ہماں میوۂ تلخ بار آورد

## المختصرات من المطولات

دو انگلو انڈین نابالغ بچے اور ایک مہتر تصویریں چُرانے کی علت میں ماخوذ تھے - سُنتے ہیں کہ لکھنؤ کے مجسٹریٹ نے لڑکوں کو ڈرایا دھمکایا اور ایک پادری کے سپرد کر دیا مگر مہتر کو پچیس تازیانوں کی سزا عنایت کی - رام پرشاد صاحب وکیل ملزم نے اپیل کا ارادہ ظاہر کیا اور یہ بھی کہا کہ ایک لطیف وجود بھی اس معاملہ سے تعلق رکھتا ہے مگر کون سُنتا ہے - واقعی مہتروں کو آجکل تصویروں کا شوق بہت ہو گیا ہے -

حضرت گنج کے دو تاجر بالا بالا بجلی کی قوت چُرایا کرتے تھے آخر حال کھل گیا دھرے گئے جرمانہ ہوا - مگر معلوم نہیں کس دفعہ کی رو سے - کیا مینے کہ بجلی کی چوری نیا جرم ہے - اسکا ذکر قانون میں نہیں ہے - ابھی کیا ہے اس بیسویں صدی میں لوگ روشنی آفتاب سے سونا اتارینگے - معشوقوں کی برق نگاہ اُڑالے جائیں گے - جوتے کی چمر - گاڑی کی چرچوں غائب کریں گے -

اول گوروں کے صابر ہونے میں بھی کوئی شبہ نہیں جنھوں نے ایک اکّے والے پر ہتک عزت کی نالش کی ہے - کہا جاتا ہے کہ چھاؤنی لکھنؤ کے ایک گورے سپاہی کو اس اکّے والے نے ٹھونکا - دو دوسرے گورے گواہ ہیں - ملزم کا نام ننھے ہے - یہ صبر و رضا کا غالباً پہلا مقدمہ ہے جو ایک گورے نے ایک کالے کے مقابلے پیدا کیا ہے -

اگر اشاعت کوئی قربانی کا جانور ہے تو سمجھیے کہ میاں اودھ پنچ کی اشاعت کا دُنبہ بھی عید کی تعطیل میں کام آیا یعنے تعطیل کے باعث دیر ہو گئی -

## شرائط ایجنسی

(۱) ... روپیہ پیشگی جمع کرنا ہوگا۔
(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچے کی روانگی موقوف کردی جائے گی۔
(۳) پانچ پرچے فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائیگی
(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور
پچاس فیصدی کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا علاوہ
خاص حالتوں کے ... پرچے واپس نہ لیے جائیں گے
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ